اہلحدیث نام کی ابتداء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولانا محمد حسین بٹالوی نے انگریز سے اہلحدیث نام الاٹ کروایا  اس دعوے میں کتنی صداقت ہے؟ کیا برِ صغیر میں اہلحدیث نام انگریز کے دور سے قبل جماعتِ اہلحدیث کے خاص نہیں تھا۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

یہ دعوی بالکل بے بنیاد اور باطل ہے، اور مسلکی تعصب میں بتلا لوگوں کا گھڑا ہوا ہے، شیخ زبیر علی زئی اہلحدیث کی ابتداء پر روشنی ڈالتے ہوءے فرماتے ہیں: جس طرح عربی زبان میں ''اہل السنة'' کا مطلب ہے سنت والے۔ اسی طرح ''اہل الحدیث'' کا مطلب ہے حدیث والے۔ جس طرح سنت والوں سے مراد صحیح العقیدہ سنی علماء اوران کے صحیح العقیدہ عوام ہیں، اسی طرح حدیث والوں سے مراد صحیح العقیدہ محدثین کرام اوران کے صحیح العقیدہ عوام ہیں۔ یاد رہے کہ اہل سنت اور اہل حدیث ایک ہی گروہ کے دو صفاتی نام ہیں۔ صحیح العقیدہ محدثین کرام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً 1۔ صحابہ کرامؓ 2۔ تابعین عظام رحمہم اللہ اجمعین 3۔ تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین 4۔ اتباع تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین 5۔ حفاظ حدیث رحمہم اللہ اجمعین 6۔ راویان حدیث رحمہم اللہ اجمعین 7۔ شارحین حدیث وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین صحیح العقیدہ محدثین کے صحیح العقیدہ عوام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً 1۔ بہت پڑھے لکھے لوگ 2۔ درمیانہ پڑھے لکھے لوگ 3۔ تھوڑا پڑھے لکھے لوگ 4۔ ان پڑھ عوام یہ کل (7+4) گروہ اہل حدیث کہلاتے ہیں اوران کی اہم ترین نشانیاں درج ذیل ہیں: 1۔ قرآن وحدیث اور اجماع امت پر عمل کرنا۔ 2۔ قرآن وحدیث اور اجماع امت کے مقابلے میں کسی کی بات نہ ماننا۔ 3۔ تقلید نہ کرنا 4۔ اللہ تعالیٰ کو سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ماننا۔ کما یلیق بشانہ 5۔ ایمان کا مطلب دلی یقین، زبانی قول اور جسمانی عمل ماننا۔ 6۔ ایمان کی کمی بیشی کا عقیدہ رکھنا۔ 7۔ کتاب وسنت کو سلف صالحین کے فہم پر سمجھنا اوراس کے مقابلے میں ہر شخص کی بات کو در کر دینا۔ 8۔ تمام صحابہ، ثقہ وصدوق تابعین، تبع تابعین واتباع تبع تابعین اور تمام ثقہ وصدوق صحیح العقیدہ محدثین سے محبت کرنا۔ وغیرہ ذلک امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ''صاحب الحدیث عندنا من یستعمل الحدیث'' (الجامع للخطیب: 186، وسندہ صحیح) ہمارے نزدیک صاحب حدیث وہ ہے جو حدیث پر عمل کرے۔ حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا: ''ونحن لانعني بأهل الحديث المقتصرين على سماعه أوكتابته أوروايته بل نعني بهم: كل من كان أحق بحفظه ومعرفته وفهمه ظاهراً وباطناً واتباعه باطناً وظاهراً'' (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ: جلد4، ص95) اور اہم اہل حدیث سے مراد صرف سامعین حدیث، کاتبین حدیث یا راویان حدیث ہی نہیں لیتے بلکہ ہم ان سے ہر وہ شخص مراد لیتے ہیں جو اسے کما حقہ یاد رکھتا ہے، ظاہری وباطنی معرفت رکھتا ہے، اور باطنی وظاہری اتباع کرتا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ کے مذکورہ قول سے بھی اہل حدیث (کثرہم اللہ) کی دو قسمیں ثابت ہیں: 1: عاملین بالحدیث محدثین کرام 2: حدیث پر عمل کرنے والے عوام حافظ ابن تیمیہ نے مزید لکھا ہے: ''اوراس سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے فرقہ ناجیہ ہونے کا سب سے زیادہ مستحق اہل الحدیث والسنة ہیں، جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی متبوع (امام) نہیں جس کے لیے وہ تعصب رکھتے ہوں۔ (مجموع فتاویٰ، جلد3، ص347) حافظ ابن کثیر نے بعض سلف صالحین سے نقل کیا ہے کہ ''ہذا اکبر شرف لاصحاب الحدیث لان امامهم النبی'' (تفسیر ابن کثیر جلد4، ص164، الاسراء: 71) یہ آیت (آیت: 71: سورة بنی اسرائیل) اصحاب الحدیث کی سب سے بڑی فضیلت ہے کیونکہ ان کے امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سیوطی نے بھی لکھا ہے کہ ''لیس لاہل الحدیث منقبة اشرف من ذلک لانہ لاامام لهم غیرہ'' (تدریب الراوی جلد2، ص126: نوع27) اہل حدیث کے لیے اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی بات نہیں کیونکہ ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرا کوئی امام (متبوع) نہیں۔ امام احمد بن حنبل، امام بخاری اور امام علی بن المدینی وغیرہم رحمهم اللہ نے اہل الحدیث کو طائفہ منصورہ قرار دیا ہے۔ (دیکھیئے معرفة علوم الحدیث للحاکم: 2وصحہ ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری ج13، ص293 تحت ح7311، مسالة الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص47، سنن ترمذی مع عارضة الاحوذی ج9، ص74 ح2229) امام بخاری وامام مسلم کے ثقہ استاذ امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''دنیا میں ایسا کوئی بدعتی نہیں جو اہل حدیث سے بغض نہیں رکھتا'' (معرفة الحدیث للحاکم ص4 وسندہ صحیح) امام قتیبہ بن سعید الثقفی نے فرمایا: ''جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو (سمجھ لے کہ) یہ شخص سنت پر ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث للخطیب: 143، وسندہ صحیح) حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے: ''امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حزیمہ، ابویعلیٰ، اور بزار وغیرہم اہل الحدیث کے مذہب پر تھے، وہ علماء میں سے کسی متعین کے مقلد نہیں تھے (مجموع فتاویٰ جلد20، ص40، تحقیقی مقالات ج1ص168) عبارات مذکور سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث سے مراد دو گروہ ہیں: 1۔ صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے سلف صالحین ومحدثین کرام 2۔ سلف صالحین اور محدثین کرام کے صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے عوام راقم الحروف نے اپنے ایک مضمون میں سو سے زیادہ علمائے اسلام کے حوالے پش کیے ہیں جو تقلید نہیں کرتے تھے اوران میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام یحیٰ بن سعید القطان، امام عبداللہ بن المبارک، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداوٗد السجستانی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام نسائی، امام ابوبکر بن ابی شیبہ، امام ابوداوٗد الطیالسی، امام عبداللہ بن الزبیر الحمیدی، امام ابوعبید القاسم بن سلام، امام سعید بن منصور، امام بقی بن مخلد، امام مسدد، امام ابویعلیٰ الموصلی، امام ابن خزیمہ، امام ذہلی، امام اسحاق بن راہویہ، محدث بزار، محدث ابن المنذر، امام ابن جریر الطبری اور امام سلطان یعقوب بن یوسف المراکشی المجاہد وغیرہم رحمهم اللہ اجمعین یہ سب اہل حدیث علماء صدیوں پہلے روئے زمین پر گزر چکے ہیں۔ ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر البغدادی نے شام، جزیرہ، آذربائیجان اور باب الابواب وغیرہ کی سرحدوں پر رہنے والوں کے بارے میں فرمایا: ''وہ تمام اہل سنت میں سے اہل حدیث کے مذہب پر ہیں۔'' (اصول الدین ص317) ابو عبداللہ محمد بن احمد بن البناء البشاری المقدسی نے ملتان کے بارے میں فرمایا: ''مذاہبهم اکثرهم اصحاب حدیث۔ (احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم ص363) ان کے مذاہب: ان میں اکثریت اہل حدیث ہے۔ جبکہ ان کے مقابلے میں: فرقہ دیوبندیہ کا آغاز 1867ء میں مدرسہ دیوبند کی ابتداء کے ساتھ ہوا اور فرقہ بریلویہ کے بانی احمد رضا خاں بریلوی جو 1865ء میں پیدا ہوئے تھے۔ 1۔ فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ دونوں کی پیدائش سے بہت پہلے شیخ محمد فاخر بن محمد یحیٰ بن محمد امین العباسی السلفی الٰہ آبادی رحمہ اللہ تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ کتاب وسنت کے دلائل پر عمل کرتے اور خود اجتہاد کرتے تھے۔ (دیکھیئے نزہة الخواطر ج6ص351) 2۔ شیخ محمد حیات بن ابراہیم السندھی المدنی رحمہ اللہ تقلید نہیں کرتے تھے اور عمل بالحدیث کے قائل تھے۔ ماسٹر امین اوکاڑوی نے محمد حیات، محمد فاخر الٰہ آبادی اور مبارکپوری تینوں کے بارے میں لکھا ہے: ''ان تین غیر مقلدوں کے علاوہ کسی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی نے اس کو سہو کاتب بھی نہیں کہا۔'' (تجلیات صفدر ج2، ص243) 3۔ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی السندھی الکبیر رحمہ اللہ کے بارے میں امین اوکاڑوی نے لکھا ہے: ''حالانکہ یہ ابوالحسن سندھی غیر مقلد تھا'' (تجلیات صفدر ج6ص44) یہ سب حوالے ہندوستان پر انگریزوں کے قبضے سے بہت پہلے کے ہیں لہذا آپ نے جن لوگوں سے یہ سنا ہے کہ ''اہل حدیث حضرات انگریزوں کے دور میں شروع ہوئے ہیں پہلے ان لوگوں کا نام ونشان نہیں تھا'' بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔ رشید احمد

لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے : ''تقریباً دوسری تیسری صدی ہجری میں اہل حق میں فروعی اور جزئی مسائل کے حل کرنے میں اختلاف انظار کے پیش نظر پانچ کاتب فکر قائم ہوگئے یعنی مذاہب اربعہ اور اہل حدیث ۔ اس زمانے سے لیکر آج تک انہی پانچ طریقوں میں حق منحصر سمجھا جاتا رہا۔ '' (احسن الفتاویٰ ج1ص 316) اس عبارت میں لدھیانوی صاحب نے اہل حدیث کا قدیم ہونا ، انگریزوں کے دور سے بہت پہلے ہونا اور اہل حق ہونا تسلیم کیا ہے ۔ حاجی امداد اللہ مکی کے ''خلیفۂ مجاز'' محمد انوار اللہ فاروقی ''فضلیت جنگ'' نے لکھا ہے : ''حالانکہ اہل حدیث کل صحابہ تھے ۔ '' (حقیقۃ الفقہ حصہ دوم ص 228، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی) محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی نے لکھا ہے : ''اہل حدیث تو تمام صحابہ تھے ۔ '' (اجتہاد اور تقلید کی بیمثال تحقیق ص48) میری طرف سے تمام آل دیوبند اور تمام آل بریلی سے سوال ہے کہ انیسویں اور بیسیویں صدی عیسوی (یعنی ہندوستان پر انگریزی قبضے کے دور) سے پہلے کیا دیوبندی مسلک یا بریلوی مسلک کا آدمی موجود تھا ؟ اگر تھا تو صحیح اور صریح صرف ایک حوالہ پیش کریں اور اگر نہیں تھا تو ثابت ہوگیا کہ بریلوی مذہب اور دیوبندی مذہب دونوں ہندوستان پر انگریزی قبضے کے بعد کی پیداوار ہیں ۔ وما علینا الا البلاغ المبین ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی